**OPEN ACCESS:** Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com



# ازدواجی علیحدگی کے اسباب اور معاصر رجحانات: ضلع سوات کے عدالتی مقدمات کی روشنی میں ایک تقابلی تجزیہ (تحصیل خوازہ خیلہ اور بحرین کے تناظر میں)

## An Analytical and Comparative Study of Judicial Separation and Dissolution of Marriage: Evidence from District Swat (Tehsil Khwaza khela and Tehsil Bahrain)

Dr. Muhammad Mushtaq Ahmad
Associate Professor/Chairman, Department of Islamic &Arabic Studies, University of Swat.
Email: dr.mmushtaqahmed@gmail.com

Dr. Zia Ud Din
(Corresponding Author) Assistant Professor Department of Islamic &Arabic Studies, University of Swat.
Email: zia@uswat.edu.pk

Shahid Hussain
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Swat.

Received on: 02-01-2026 Accepted on: 03-02-2026

**Abstract**

Family system is considered the basic unit of any society, and its foundation is marriage. In Islamic as well as in Pakhtun culture, marriage is considered a sacred and strong contract of social stability. However, when unavoidable differences arise in marital life and all attempts at reconciliation fail, divorce or any other means of separation is taken as a last resort. In the current era, like in various parts of Pakistan, increase in separation cases through courts has been observed in Malakand Division, particularly in Khwaza Khela and Bahrein Tehsils of District Upper Swat, where before 2000 AD, this ratio through courts was negligible. The aim of this research is to identify and analyze the causes of separation through courts in these two tehsils, based on judicial record. The study examines the records of Family Courts, the nature of cases, and the rates of annulment, khula, and divorce. The study indicates that economic pressure, domestic violence, interference by in-laws, overseas employment, and educational incompatibility are among the significant causes.

**Keywords:** Causes of separation, Khula, Domestic violence, Family courts, Judicial decision

### تعارف:

کائنات میں ہر چیز انسان کے فائدے اور ضرورتوں کی تکمیل کے لئے تخلیق کی گئی ہے۔ ارشاد پاک ہے: ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم ما فى الارض جميعا﴾ (1) "اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے تمام چیزوں کو پیدا فرمایا ہے"۔ ان میں ایک بڑی نعمت رشتہ ازدواج ہے جس

کے بارے اللہ تعالی کافرمان ہے: ﴿ ومن آياته أن خلق لكم من أنفسكم أزواجا لتسكنوا إليها وجعل بينكم مودة ورحمة﴾(2)" اور اس (اللہ) کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم میں سے بیویاں پیدا فرمائی تاکہ تم ان کے پاس جاکر سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے (جذبات) پیدا کیے"۔ محبت اور الفت کے علاوہ نکاح کو لباس قرار دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ هن لباس لكم وأنتم لباس لهن﴾(3)"وہ (عورتیں) تمہارے لئے لباس ہیں، اور تم ان کیلئے لباس ہوں"۔ جب نکاح لباس کی مانند ہے تو جس طرح انسان لباس کی بدولت گرمی سردی سے بچتا ہے اسی طرح نکاح کی بدولت انسان مختلف گناہوں سے بچتا ہے خاتم النبیین ﷺ سے روایت ہے کہ: " إذا تزوج العبد فقد كمل نصف الدين، فليتق الله في النصف الباقي "(4)"جب بندہ شادی کرلیتا ہے تو وہ نصف دین مکمل کرلیتا ہے، پس اسے چاہیے کہ باقی نصف (دین) میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ "اللہ تعالیٰ نے رشتہ ازدواج کو کامیاب بنانے کے لئے میاں بیوی کے ایک دوسرے کے لئے حقوق لازم کئے ہیں۔ ارشاد باری ہے۔﴿ولهن مثل الذي عليهن بالمعروف﴾(5)"اور ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں ﴿وعاشروهن بالمعروف﴾(6)"اور ان عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی بسر کرو۔"اگر کبھی کبھار غلطی ونسیان سے ان حقوق کو پورا کرنے میں کمی یا کوتاہی سرزد ہوجاتی ہے تو اسلام ہمیں عفو و درگزر، صبر و تحمل اور برداشت کا حکم دیتا ہے تاکہ ہم صبر و تحمل کا دامن پکڑ کر اسلامی تعلیمات پر عمل کرسکے اسلئے کہ ان اصولوں پر عمل کرنے سے خاندان لڑائی، جھگڑوں سے محفوظ رہتا ہے اور ایک پرامن اور خوشحال معاشرہ جنم لیتا ہے۔

پاکستان کے قبائلی و نیم قبائلی معاشروں میں، جہاں خاندانی نظام روایتی بنیادوں پر قائم ہے، طلاق کو معیوب سمجھا جاتا رہا ہے۔۔ لیکن گزشتہ دہائی میں عدالتی مقدمات کی تعداد میں اضافہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ معاشرتی ڈھانچے میں تبدیلی رونما ہورہی ہے۔ ضلع اپر سوات(7)، جو ماضی میں مضبوط مشترکہ خاندانی نظام کا حامل علاقہ رہا ہے، اب سماجی تبدیلیوں، تعلیم کے فروغ اور بیرون ملک روزگار کے رجحانات کے باعث نئے چیلنجز سے دوچار ہے۔ جب میاں بیوی کے مابین نفرت بڑھ جاتی ہے اور ازدواجی زندگی میں وقت گزارنا مشکل ہوجائے تو ایسے حالات میں شریعت نے بامر مجبوری احکام الٰہی کے مطابق تفریق کی اجازت دی ہے۔ کیونکہ یہ تفریق نہ صرف میاں، بیوی بلکہ دو خاندانوں، دو قبیلوں حتیٰ کہ پورے معاشرے پر اثرانداز ہوتا ہے۔ تفریق چاہے خلع ہو یا طلاق دونوں بذات خود مباحات میں سے ہے لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک مبغوض ترین اور ناپسندیدہ عمل ہے اس لئے پیغمبر پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "أبغض الحلال إلى الله تعالى الطلاق "(8)۔"اللہ تعالی کے نزدیک حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے"۔ اسی طرح خلع کے بارے میں پیغمبر پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: " أيما امرأة سألت زوجها طلاقا في غير ما بأس، فحرام عليها رائحة الجنة " (9)۔"جو عورت بلاوجہ اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے"۔ ان روایات کا مطلب علماء کرام یہ بیان فرماتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو میاں بیوی کو نکاح کے رشتے کو نباہنا چاہئے تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ شریعت میں اس رشتے کو ختم کرنے کا کوئی رستہ ہی نہیں یا شریعت کسی بھی صورت میں اس رستے کو ختم کرنے

کی اجازت نہیں دیتی، اسلامی چونکہ دین فطرت ہے اس لئے جہاں پر فریقین کے درمیان نباہ کی کوئی صورت ممکن نہ ہو تو ان صورتوں میں شریعت نے تفریق بین الزوجین کے رستے بھی بتلادئے گئے ہیں تاکہ ان طریقوں کو اختیار کیا جائے۔

زیر نظر مقالہ میں تفریق بین الزوجین کے معاصر رجحانات کا جائزہ لیا گیا تاکہ عصر حاضر میں زوجین کے مابین تفریق کے اسباب کا جائزہ لیا جائے ان اسباب کے جانچ کے لئے عدالتی ریکارڈ کو معیار بنایا گیا ہے خصوصا جن اسباب کی بنیاد پر عدالتی فیصلے دیئے گئے ہیں ان کو بطور ریفرنس اس تحقیق میں معیار بنایا گیا ہے۔

اسی طرح اس تحقیق کے لئے ضلع اپر سوات کی دو ایسی تحصیلوں یعنی تحصیل خوازہ خیلہ اور تھصیل بحرین کا انتخاب کیا گیا ہے جہاں پر ماضی میں قبائلی خاندانی نظام کافی حد تک مضبوط رہا ہے اور ریکارڈ کے مطابق تفریق بین الزوجین کی نوبت کم ہی آتی رہی ہے جبکہ ان علاقوں میں تفریق کے معاصر رجحانات میں اضافہ نظر آیا ہے اس لئے اس تحقیق میں اس اضافے کے رجحانات کا جائزہ لیا جائے گا۔

تاہم اس حوالے سے یہ بات مد نظر رہے کہ اس تحقیق میں فقط عدالتی فیصلوں کے لئے بنیاد بنائے گئے وجوہات کا جائزہ لیا گیا ہے تاکہ معاصر رجحانات کا جائزہ لیا جاسکے اور اس حوالے سے سفارشات دئے گئے ہیں۔ اس تحقیق میں متعلقہ قوانین کی شرعی حیثیت یا ان عدالتی فیصلوں کے شرعی حیثیت اور فتوی کے میدان کے ماہرین کے آراء کا جائزہ لینا مقصود نہیں اور نہ ان فیصلوں کی شرعی جانچ کی گئی ہے۔

چونکہ یہ تحقیق ضلع اپر سوات کی دو تحصیلوں کے عدالتی فیصلوں کے تناظر میں ہے اس لئے سب سے پہلے ان دو تحصیلوں کا تعارف اور ان کے باشندگان کے بود وباش اور خاندانی نظام کے روایتی پس منظر کی تحقیق بیان کرنا انتہائی مفید رہے گا تاکہ ہمیں ان علاقوں کے روایتی خدوخال، ثقافت خاندانی مزاج اور عصر حاضر میں ان میں تبدیلی کے رجحانات کا جائزہ لینے میں آسانی ہو۔

**تحصیل خوازہ خیلہ کا تعارف:**

ضلع اپر سوات تین تحصیلوں پر مشتمل ہیں ان میں سے ایک تحصیل خوازہ خیلہ بھی ہے۔ یہ مینگورہ سوات سے 25 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ خوازہ خیلہ بازار اپر سوات کا بڑا بازار ہے۔ یہ پورا تحصیل دریائے سوات کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے سیاحوں کی دلچسپی کا مرکز رہا ہے۔ خوازہ خیلہ بازار میں سڑک تین حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ ایک سڑک مشرق کے طرف ضلع شانگلہ کی طرف جاتی ہے اور شاہراہ ریشم سے بشام کے مقام پر مل جاتی ہے۔ دوسری سڑک سیدھی بحرین، کالام کی طرف جاتی ہے جب کہ تیسرا سڑک گیمن پل کے ذریعہ تحصیل مٹہ کی طرف جاتی ہے۔ تحصیل خوازہ خیلہ ضلع سوات کے درمیان کا تحصیل ہے اسلئے یہاں کا موسم کافی معتدل ہوتا ہے۔ اپنے جغرافیائی اور تاریخی منفرد خصوصیات کے باعث یہ تحصیل امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ ۲۰۲۳ کے مردم شماری کے مطابق اس تحصیل کی آبادی تقریبا تین لاکھ افراد پر مشتمل ہے جن میں تقریبا پچاس فیصد مرد جبکہ انچاس فیصد خواتین ہیں جبکہ تقریبا اسی فیصد آبادی دیہات پر مشتمل ہے تقریبا اٹھانوے فیصد آبادی پشتون قبائل پر مشتمل ہے علاقے میں مساجد و مدارس کثیر تعداد میں موجود ہیں اسی طرح روایتی جرگہ سسٹم بھی فعال ہے[10]

**تحصیل بحرین کا تعارف:** ضلع اپر سوات تین تحصیلوں پر مشتمل ہیں ان میں ایک تحصیل بحرین کے نام سے بھی موسوم ہے۔ جو اپر سوات

کے کوہستان میں واقع ہے تحصیل منگورہ سوات سے 60 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔بحرین ضلع اپر سوات کے مشہور سیاحتی مقامات میں سے ایک مشہور مقام ہے اور اسی مقام کے نام سے ہی پورا تحصیل، تحصیل بحرین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔یہ تحصیل پہاڑی علاقے پر مشتمل ہے اور پورا تحصیل دریائے سوات کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے سیاحوں کی دلچسپی کا مرکز ہے۔ تحصیل بحرین منگورہ سے آگے سیدھے روڈ پر واقع ہے، مدین بازار اسی تحصیل کا دروازہ اور بڑا بازار ہے۔جو ضلع سوات کے بڑے بازاروں میں شمار ہوتا ہے۔ تحصیل بحرین اپر سوات کی شمال کے طرف میں پہلا تحصیل ہے اور سوات اس تحصیل پر ہی ختم ہوتا ہے۔انتہائی شمال میں واقع ہونے کی وجہ سے یہاں کا موسم کافی سرد ہوتا ہے اور جون، جولائی کے مہینے میں بھی یہاں پنکھے کی ضرورت نہیں ہوتی۔یہ تحصیل اپنے جغرافیائی اور منفرد تاریخی خصوصیات کے باعث امتیازی مقام کا حامل ہے۔

تحصیل بحرین کی آبادی تقریباً دو لاکھ اسی ہزار افراد پر مشتمل ہے اس تحصیل کی آبادی زیادہ تر دیہی علاقوں پر مشتمل رہائشیوں کی ہے علاقے میں پشتو کے علاوہ دوسری مقامی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔اس علاقے میں جرگہ سسٹم اور قدیم خاندانی روایات کے تحت فیصلوں کا نظام کافی عرصہ سے چلا آرہا ہے۔اسی طرح علاقے کے لوگ دینی رجحان رکھتے ہیں۔مساجد و مدارس کما حقہ تعداد علاقے میں موجود ہے۔[11]

دونوں تحصیلوں میں لوگ بنیادی طور پر اکثریتی پشتون قبائل سے تعلق رکھتے ہیں، جرگہ سسٹم اچھا خاصا فعال ہے اور روایتی خاندانی نظام کی روایات کے تحت لوگ زندگی گزارتے ہیں۔اسی طرح دینی لحاظ سے بھی عمومی زندگی میں لوگ اسلامی احکامات اور دینی رہنمائی کے پابندی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔دینی مدارس مساجد اور تبلیغی جماعت کے ساتھ منسلک لوگ بھی کافی تعداد میں ان دونوں تحصیلوں میں موجود ہیں جس کی وجہ سے عمومی فضا میں دینی روایات کا اچھا خاصا اثر موجود ہے۔

**ازدواجی زندگی کی شرعی حیثیت:** ازدواجی زندگی انسان کے لئے ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اسی کے ذریعہ ہی ایک معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور توالد و تناسل کا فطری سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ہی ازدواجی زندگی کی تاریخ شروع ہو جاتی ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام نے ازدواجی زندگی کی بنیاد رکھی۔شریعت اسلامیہ نے اس کے لئے باقاعدہ طور پر عقد نکاح کا راستہ دیا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ طور پر ایک منظم قانون بنایا ہے اسی قانون کے مطابق فریقین ایک دوسرے کے رفیق حیات بنتے ہیں اور نہ صرف اپنے نفس اور خاندان کا تحفظ کرتے ہیں بلکہ معاشرے کو ایک پاکیزہ ماحول فراہم کرتے ہیں جس میں نہ صرف ایک انسان کی ذات کی بلکہ پورے معاشرے کی بھی اصلاح ہوتی ہے۔

نیز شریعت اسلامیہ کے بنیادی مقاصد خمسہ میں ایک ایک اہم مقصد حفظ النسب بھی ہے کیونکہ رشتہ ازدواج ہی وہ ذریعہ ہے جس کی وجہ سے شریعت کے اس اہم مقصد یعنی نسب کی حفاظت کی تکمیل ہوتی ہے اور اس کی خلاف ورزی کی صورت میں شریعت نے کوڑوں یا رجم جیسے سزا کی مشروعیت رکھی کیونکہ وہ اس اہم مقصد کی تکمیل میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔اسی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالی نے رشتہ ازداوج کو نعمتوں میں سے شمار کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ومن آياته أنْ خلق لكُم منْ أنفُسكُمْ أزْواجا لتسكُنُوا إليها وجعل بينكُم مودّةً ورحْمةً﴾ (12) "اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم میں سے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کر سکو اور تم میں محبت و مہربانی پیدا کر دی، جو لوگ غور کرتے ہیں بے شک ان باتوں میں ان کے لیے نشانیاں ہیں"۔ اس آیت مبارکہ میں ایک طرف جہاں زوجین کے محبت والفت اور باہمی تسکین کا تذکرہ ہے تو دوسری طرف اسلامی معاشرے کا معیار بھی بیان ہوا ہے۔ اسی طرح سورہ نور میں نکاح کے متعلق کچھ اصول کو بھی ذکر فرمایا ہے: ﴿ وأنْكحُوا الْأيامى منْكُمْ والصّالحين منْ عبادكُمْ وإمائكُمْ ﴾ (13) "اور تم میں سے جو لوگ بے نکاح ہیں ان کی نکاح کرادو، اور اپنے نیک باندیوں اور غلاموں کی بھی"۔ اسی طرح بہت سے احادیث مبارکہ میں بھی ازدواجی زندگی کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے" كُنّا مع النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم شبابا لا نجدُ شيئًا، فقال لنا رسولُ الله صلّى الله عليه وسلّم: «يا معشر الشّباب، من استطاع الباءة فلْيتزوّج، فإنّهُ أغضُّ للْبصر وأحصنُ للْفرج، ومن لمْ يستطعْ فعليْه بالصّوْم فإنّهُ لهُ وجاءٌ "(14)"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے تو وہ شادی کرلے، کیونکہ یہ نظریں نیچی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جو نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس پر لازم ہے کہ وہ روزے کی پابندی کرے یہ اس کے لئے شہوت کم کرنے والا ہے"۔

ان مذکورہ آیات اور احادیث مبارکہ سے نکاح اور ازدواجی زندگی کا یہ فلسفہ سمجھ میں آتا ہے کہ دونوں میاں بیوی میں عفت و پاکدامنی پیدا ہو، وہ حیاوایمان محفوظ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے ایسے رفیق حیات ہوں جن کے دل و نظر، نفس اور نسل محفوظ اور معاشرے کے لئے ایک پاکیزہ ماحول فراہم کرنے والے ہو اور آوارگی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ نسل انسانی کی نشو نما اور بقا کا بھی ضامن ہو۔

**نکاح کے بعد تفریق کا اسلامی فلسفہ:** اسلام نے جہاں انسان کو نکاح جیسے نعمت سے نوازا ہے تو اس کے لئے اصول و قوانین اور اس کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کو واضح کیا ہے کیونکہ فطری طور پر جس طرح ایک جوڑے میں موافقت کی صورت ممکن ہوتی ہے تو اسی طرح عدم موافقت کا بھی امکان ہوتا ہے اسی لئے شریعت نے غیر فطری حکم نہیں فرمایا کہ جب بھی رشتہ ازدواج میں کوئی بندھ جائے تو اس کے لئے پھر اس رشتے سے باہر آنے کا رستہ ہی نہ رکھا ہو بلکہ نکاح کے بعد اگر زوجین کے درمیان کسی وجہ سے نزاع پیدا ہو اور تفریق تک بات پہنچے تو اس کے لئے بھی قانون سازی موجود ہے۔ ان مواقع پر اللہ تعالیٰ نے طلاق جیسے عمل کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ اسی طرح جدائی کے لئے خلع جیسے عمل کی قانونی طور پر اجازت دی ہے، تنسیخ نکاح کے لئے بھی اسباب کی موجودگی میں عدالت کو گنجائش دی ہے۔ درحقیقت اگر قانونی طور پر جدائی اور تفریق کے اسلامی تصورات موجود نہ ہوتے تو خواتین اسلام کے لیے اپنے مصائب سے آزادی حاصل کرنے کی کوئی سبیل نہ ہوتی اور لاتعداد معاشرتی برائیاں جنم لیتی۔ تفریق کے اسلامی قوانین نے معاشرے کو بہت سے برائیوں سے بچایا ہے۔ دوسری طرف تفریق کے

قوانین اگرچہ موجود ہیں لیکن شریعت نے اس کے استعمال کے حوالے سے باقاعدہ رہنمائی فراہم کی ہے جیسے مثلا فرمان باری تعالی ہے کہ کہ زوجین کے درمیان اگر نزاع پایاجائے تو سب سے پہلے فریقین کی جانب سے حکم (فیصلہ کرنے والا) مقرر کیاجائے اور وہ معاملے کی باقاعدہ چھان بین کر کے مصلحت کی کوشش کراتا کہ تفریق تک بات نہ پہنچے جیساکہ سورہ نساء میں ارشاد ربانی ہے: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا﴾ (15)"اگر زوجین کے درمیان اختلاف پیدا ہو، تو مرد کے خاندان سے ایک حکم اور بیوی کی خاندان سے ایک حکم مقرر کیا جائے"۔اسی طرح جیسے پچھلے سطور میں ذکر کیا گیا کہ بعض روایات آتا ہے کہ طلاق مباح امور میں سے ناپسندیدہ عمل ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت اسلامیہ زوجین کے درمیان ہمیشہ رشتہ زوجیت کے نباہ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور ایسے امور جن سے جدائی ہوتی ہو ان کو ناپسندیدہ قرار دیتا ہے۔

**تفریق بین الزوجین کے اسباب تحصیل خوازہ خیلہ اور تحصیل بحرین کی عدالتی مقدمات کی روشنی میں:**

بہر حال یہ بات قابل غور ہے کہ جب دونوں خاندانوں اور زوجین کے درمیان اتنی کوششوں سے ایک رشتہ قائم ہو جائے تو وہ کون سے ایسے اسباب ہیں جن کی وجہ سے ایک بنابنایا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے اور فریقین تصفیہ کے بجائے عدالت کے ذریعہ تفریق کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ان اسباب کو جاننے کے لئے تحصیل خوازہ خیلہ اور تحصیل بحرین کی فیملی عدالت میں تفریق بین الزوجین کے لئے دائر شدہ پچاس مقدمات کا مطالعہ کر کے تحقیقی جائزہ لیا گیا اور یہ دیکھنے کی کوشش کی گی کہ وہ کونسے اسباب ہیں جن کے بناپر خواتین عدالتوں کا رخ کر کے تفریق کا مقدمہ دائر کرتی ہیں۔ دونوں تحصیلوں کے فیملی عدالتوں میں جو مقدمات دائر کئے گئے تھے ان میں زیادہ تر واسباب اکثر مقدمات میں مشترک اور یکساں پائے گئے ہیں۔۔

**اس حوالے سے** تحصیل خوازہ خیلہ اور بحرین کی فیملی کورٹ میں دائر شدہ تفریق (طلاق، خلع، فسخ) کی ڈگری کی حصول کے لئے ہم نے پچاس فیملی مقدمات (Family Cases) کا تحقیقی جائزہ لیا اور اس بات کی تحقیق کی کہ وہ کون کون سے اہم اسباب ہیں جو خواتین کو اپنا ازدواجی تعلق ختم کرنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ دونوں تحصیلوں کی سول عدالتوں میں تفریق کی حصول کے لئے جو فیملی مقدمات دائر کئے گئے ہیں، یہ تمام مقدمات فیصلہ شدہ ہیں ہم نے جن اسباب کو ذکر کیا ہے ان کو عدالت نے درست تصور کیا اور ان خواتین کو عدالت نے نکاح کی تحلیل اور زوجین میں تفریق کا فیصلہ سنایا ہے۔ان میں سے زیادہ تر جو وجوہات بیان کی گئی ہیں ان میں سے اکثر اسباب تمام میں یکساں اور مشترک ہیں مثلاً نان نفقہ، حق مہر اور گھریلو ناچاقی جیسے مسائل تقریباً ہر مقدمے میں پائے جاتے ہیں ۔

**1۔خاوند مار تا پیٹتا ہے، گھر خود سے بے دخل کر دیتا ہے اور مہر ادا نہیں کرتا:**

(16) مدعیہ نے یہ مقدمہ دائر کیا ہے (17) کہ شوہر مار تا پیٹتا ہے اور جانوروں جیسا سلوک کرتا ہے اور مجھے میرا حق مہر ادا کرنے سے انکار کرتا ہے۔ان اسباب کے وجہ سے اس نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

**2۔خاوند نشہ کرتا ہے:**

مسماۃ نے عدالت میں یہ مقدمہ دائر کیا ہے ([18]) کہ شوہر نشے کا عادی شخص ہے۔آئس اور چرس کا نشہ کرتا ہے جس کی وجہ سے مدعیہ کو مارتا پیٹتا ہے نیز شوہر کسی قسم کی حقوق کی ذمہ داری سے بھی انکار کرتا ہے۔

**3۔خاوند جان سے مارنے کی دھمکی دیتا ہے:**

مسماۃ نے عدالت میں یہ مقدمہ دائر کیا ہے ([19]) کہ مدعیہ چار سالوں سے میکے میں رہائش پذیر ہے خاوند نان نفقہ حق مہر اور گھر بسانے سے انکاری ہے۔مزید یہ کہ مدعاعلیہ نے دوسری شادی بھی کی ہے اور اس کو جان کا خطرہ ہے اسلئے مدعیہ عدالت ھذا کی وساطت سے طلاق لینے کی مدعی ہے۔

**4۔کم عمری کا نکاح/خیار بلوغ اور وٹہ سٹہ:**

مدعیہنے تحصیل بحرین کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے ([20]) کہ مدعیہ کا نکاح سٹہ وٹہ کی بنیاد پر بعمر دو سال کی ہوا ہے۔جب وہ بالغ ہو گئی تو اس نے رشتے سے انکار کیا جس پر مدعاعلیہ کے والد نے بزور لے جانے کی دھمکی دی۔لہٰذا اب وہ بذریعہ حق خیار بلوغ اپیل کرتی ہو کہ اس کا نکاح فسخ کیا جائے تاکہ وہ اپنی مرضی سے نکاح کرلے۔

اس طرح کی مقدمات بہت کم ہیں۔ان پچاس مقدمات میں صرف یہ ایک ہی سامنے آیا۔بہر حال حق خیار بلوغ ا([21]) یک شرعی حق ہے جس کی وجہ سے بھی فقہا کرام نے نکاح کو فسخ کرنے کی گنجائش رکھی ہے۔

**5۔خاوند نے میری اجازت کے بغیر دوسری منگنی کی ہے۔**

([22]): مدعیہ کہتی ہے ([23]) کہ شوہر نے میری اجازت کے بغیر دوسری شادی کی ہے اور مزید یہ کہ وہ حق مہر ادا کرنے سے انکاری ہے۔اسلئے اس نے عدالت ہذا سے حق مہر اور نان نفقہ کی بنیاد پر تنسیخ نکاح کی درخواست دائر کی ہے۔

**6۔خاوند نے پہلے شادی کی ہے اور اس بات کو خفیہ رکھا ہے:**

([24]) مدعیہ نے یہ مقدمہ دائر کیا ہے ([25]) کہ شوہر پہلے سے شادی شدہ تھا اس نے یہ شادیاں چھپاءی ہوءی تھیں اس بنا پر ابتدا سے حالات خوشگوار نہ تھے نان نفقہ، علاج معالجہ وغیرہ کا کوئی خبر گیری نہیں کرتا ہے حالانکہ میں بیس مہینوں سے میکے میں معلقہ بن کر رہ رہی ہوں۔کئی مرتبہ طلاق مانگا ہے لیکن وہ نہ مہر دیتا ہے نہ طلاق اسلئے اس نے عدالت ہذا سے تنسیخ کے لئے رجوع کیا ہے۔

**7۔بیوی حقوق زوجیت ادا نہیں کرتی:**

مدعی نے مقدمہ دائر کیا ہے ([26])کہ بیوی گھر بسانے پر کسی حال پر آمادہ نہیں ہوتی۔اسلئے اس نے عدالت سے رجوع کیا تاکہ میری منکوحہ میری گھر بسانے پر آمادہ ہو جائے۔

### 8۔خاوند نے زبانی طور پر طلاق دی ہے(توثیق طلاق):

مدعیہ نے یہ مقدمہ دائر کیا ہے([27]) کہ گھریلوں ناچاقی کے سبب شوہر نے بیک وقت تین طلاق دی ہے، لیکن وہ ان طلاق پر عمل درآمد نہیں کرتا اور طلاق سے انکاری ہے۔ مدعیہ نے اس انکار کی باعث عدالت ھٰذا سے رجوع کیا تاکہ حدود اللہ کے اندر رہتے ہوئے طلاق ثلاثہ کی توثیق ہو جائے۔

### 9۔خاوند غیر شرعی کام پر مجبور کرتا ہے:

([28]) مدعیہ نے عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے([29]) کہ شوہر نے مدعیہ کو غیر اخلاقی اور غیر شرعی کاموں پر مجبور کیا، مدعیہ کی انکار پر انتہائی مارا پیٹا اور گھر خود سے نکالا۔۔ مدعیہ حدود اللہ کے اندر رہتی ہوئی اپنے شوہر سے تنسیخ نکاح کی خواہاں ہے۔

### 10۔تکذیب نکاح(عورت بالکل نکاح سے انکار کرتی ہے)۔

مدعیہ نے عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے([30])شوہر ایک عورت پر اپنی منکوحہ ہونے کا دعٰوی کرتا ہے لیکن مدعیہ صریح انکار کرتی ہے کہ میرے خلاف مدعی کے پاس تمام کاغذات نکاح نامہ وغیرہ جعلی، فرضی اور خود ساختہ ہے۔ لھٰذا عدالت ھٰذا سے استدعا کی جاتی ہے کہ مدعیہ کے خلاف تمام کاغذات کو کالعدم اور مؤثر قرار دیا جائے۔

### 11۔خاوند غایب اور دو سالوں سے پوچھتا نہیں:

مدعیہ نے عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے([31]) کہ ڈھائی سال سے میکے میں رہائش پذیر ہوں اسی دوران مدعاعلیہ نے کسی قسم کی خبر گیری کی ہے نہ نان نفقہ بھیجا ہے اور مدعیہ کا دو تولہ سونا بھی ادا نہیں کیا ہے۔۔([32])

### 12۔پانچ سال تک رخصتی نہیں کرائی مزید یہ کہ خفیہ شادی بھی کی ہے:

اس مقدمہ([33]) میں مدعیہ کا دعٰوی یہ ہے کہ جب اس کی منگنی ہوئی اس وقت وہ آٹھویں جماعت میں تھی شوہر کے کہنے پر اس نے سکول چھوڑ دیا۔ سسرال والے رخصتی میں ٹال مٹول کرتے رہے کہ اسی دوران اس کو کینسر کی بیماری لاحق ہوءی، شوہر نے کہا کہ اپنا علاج کرو۔ اسی دوران وہ بھی رخصتی میں ٹال مٹول کرتا رہا حتٰی یہ کہ چند دن پہلے دوسری لڑکی سے شادی کی۔ ان وجوہات کی بناپر مدعیہ اس کے عقد نکاح میں نہیں رہنا چاہتی۔

### 13۔خاوند بے بنیاالزامات لگاتا ہے:

مدعیہ کہتی ہے کہ([34]) شادی کے ایک سال بعد مدعاعلیہ نے مار پیٹ، ظلم وستم اور الزام تراشیاں([35])شروع کی حتٰی کہ مدعیہ کی کردار کشی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

### 14۔مدعیہ کو بہکا کر لے گیا اور زبردستی نکاح کیا:

([36])اس مقدمے([37]) میں مدعیہ کا بیان یہ ہے کہ مدعاعلیہ اس کو بہکا کر گاؤں سے بھگا یا اور مرضی کے بغیر جبراً نکاح کیا۔

**15۔حضانۃالولد/نابالغ بچے کی کفالت مسئلہ:(38)**

مقدمہ (39) ہذامیں مدعیہ کا بیان ہے کہ شوہر نے مجھ سے نابالغ بچہ چھین کر اپنے گھر لے گیا ہے،بحیثیت والدہ میں اپنے بچے کی حضانت (40) کاحقدارہ ہوں۔اسکے علاوہ شادی کی سات سال پورے ہوئے لیکن مجھے ابھی تک میرا حق مہر بھی نہیں ملاہے اور میکے میں رہائش پذیر ہوں۔

**16۔غربت کی وجہ سے جھگڑا کرتا ہے:**

(41)اس مقدمے (42) کا خلاصہ یہ ہے کہ شوہر بے روزگاری کی سبب روزروز مدعیہ کے ساتھ جھگڑا کرکے ظلم وجبر کا نشانہ بناتارہا۔ااور آخر کاراس کو بچوں سمیت میکے چلے جانے پر مجبور کیا۔بار بار حق مہراور نان نفقہ کا مطالبہ کیا لیکن وہ انکاری ہے۔عدالت ھٰذا سے رجوع کیاتاکہ مدعیہ کو حق مہر،نان نفقہ،حفظ جان اور عدم تشدد کا ضمانت دی جائے یا تنسیخ نکاح کا حکم نامہ جاری کیاجائے۔

ان تمام کیسز کا بغور جائزہ لینے سے یہ بات نظر آتی ہے کہ اسباب کے حوالے سے متفرق نکات سامنے آتے ہیں جن میں کچھ کا تعلق توزوجین کے انفرادی کردار کے ساتھ ہے جیسے مثلاً شوہر کے جانب سے تشدد،یااس کی طرف سے دھمکی امیز رویہ اختیار کرنا یا بیوی کی طرف سے حقوق زوجیت کی عدم ادائیگی وغیرہ ایسے اسباب ہیں جو انفرادی رویئے سے متعلق ہیں۔جبکہ ان میں کچھ ایسے اسباب ہیں جن کا تعلق خاندانی اقدامات سے ہے۔مثلاً وٹے سٹے کی شادی جو بنیادی طور پر ایک خاندانی قدم ہوتا ہے اور اس میں انفرادی طور پر زوجین کا کردار بہت کم ہوتا ہے اور اسی وجہ سے عام طور پر یہ مجبوری کی شادی سمجھی جاتی ہے جس کی وجہ سے ان میں کچھ کیسز بالآخر تفریق پر ختم ہو جاتے ہیں۔

کچھ کیسز میں یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ ان علاقوں میں مقامی طور پر ملازمت کے اسباب نہ ہونے کی وجہ سے شادی کے بعد مجبوراً شوہر کو بیرون ملک ملازمت اختیار کرنی پڑتی ہے جو بالآخر زوجین کے درمیان ناچاقی کا سبب بنتا ہے اور بالآخر تفریق کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

**اسباب کا خلاصہ:**

درج بالا مقدمات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ان مقدمات سے حاصل شدہ انفرادی اسباب کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

ا۔خاوند مارتاپیٹتا ہے اور گھر خود سے بے دخل کردیتا ہے۔

2۔خاوند نشہ کرتا ہے۔

3۔خاوند جان سے مارنے کی دھمکی دیتا ہے۔

4۔بلوغت سے پہلے کی نکاح/خیار بلوغ اور وٹہ سٹہ۔

5۔خاوند نے میری اجازت کے بغیر دوسری منگنی کی ہے۔

6۔خاوند کی پہلے سے بیوی موجود ہے اور اس بات کو شادی سے پہلے خفیہ رکھا تھا۔

7۔بیوی گھر نہیں آتی اور حقوق زوجیت ادا نہیں کرتی۔

8۔زبانی طلاق کی توثیق (خاوند نے زبانی طلاق دی ہے اب وہ انکار کرتا ہے)۔

9۔خاوند غیر شرعی کام پر مجبور کرتا ہے۔

10۔تکذیب نکاح (عورت بالکل نکاح سے انکار کرتی ہے)۔

11۔خاوند کہیں چلا گیا ہے اور دو سالوں سے پوچھتا نہیں۔

12۔خاوند نے خفیہ شادی کی اور رخصتی میں پانچ سال کا وقت لگا دیا۔اور میری تعلیم ادھوری رہ گئی۔

13۔خاوند بے بنیاد الزامات لگاتا ہے۔

14۔بغیر اجازت دوسری شادی کی ہے۔

15۔مدعیہ کو بہکا کر لے گیا اور زبردستی نکاح کیا۔

16۔غائب غیر مفقود اور نفقہ نہیں دیتا ہے۔

17۔حضانۃ الولد۔

18۔غربت کی وجہ سے جھگڑا کرتا ہے

## نتائج البحث (Conclusion)

اس مقالہ کے لئے ہم نے پچاس کیسز کا گہرائی سے مطالعہ کیا جس میں نان نفقہ اور عدم ادئیگی مہر یہ سبب تقریباً ہر ایک مقدمے میں پایا جاتا ہے اور اسی سے شروع ہو کر پھر بات جدائی پر ختم ہوتی ہے۔ غربت کی وجہ سے بہت سارے مرد مزدوری یا کاروبار کے لئے باہر کے ممالک یا دوسرے صوبوں میں چلے جاتے ہیں۔خواتین کا زیادہ تر انحصار مردوں پر ہوتا ہے۔جب خواتین خوراک پوشاک اور گھریلو خرچ کا مطالبہ کرتی ہیں تو خاوند غربت کی وجہ سے غصے میں آکر گالی،مارپیٹ اور تشدد شروع کر کے عورت کو گھر سے نکال دیتا ہے۔وہ عورت میکے میں زندگی گزار رہی ہوتی ہے جب وہاں تنگ ہو جاتی ہیں تو عدالت سے فسخ نکاح کا مطالبہ کرتی ہیں۔

اسی طرح دوسری نکاح یا منگنی،پہلی نکاح کو خفیہ رکھنا اور گھریلوں ناچاقی کے واقعات بھی تفریق کے اہم اسباب میں سے ہیں جن کی بنا پر خواتین طلاق وخلع کا مطالبہ کرتی ہیں۔عدالتی مقدمات کے تجزیے سے یہ بات واضح طور پر سامنے آئی کہ طلاق کے اسباب محض انفرادی نوعیت کے نہیں بلکہ گہرے سماجی، معاشی اور ثقافتی عوامل سے وابستہ ہیں۔

### دونوں تحصیلوں میں تفریق کے محرکات کا تجزیاتی مطالعہ:

اگرچہ دونوں تحصیلوں میں طلاق اور خلع [ کے مقدمات میں اضافہ ایک نمایاں رجحان کے طور پر سامنے آیا، تاہم ان کے محرکات میں مقامی سطح پر قابلِ ذکر فرق پایا گیا ہے۔

دونوں تحصیلوں کے تجزیہ شدہ مقدمات اور ان میں تفریق کے لئے پیش کئے گئے محرکات کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ تحصیل خوازہ خیلہ میں روایتی مشترکہ خاندانی نظام اب بھی مضبوط ہے، جہاں سسرالی مداخلت، بزرگوں کا دباؤ اور خاندانی تنازعات ازدواجی

زندگی پر براہِ راست اثرانداز ہوتے ہیں۔ یہاں معاشی کمزوری، بے روزگاری اور نان ونفقہ کی عدم ادائیگی بھی طلاق کے اہم اسباب میں شامل پائی گئی۔ عدالتی ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ گھریلو تشدد کے مقدمات بھی اسی تحصیل میں نسبتاً زیادہ سامنے آئے، جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ معاشی دباؤ اور خاندانی کشیدگی اکثر جسمانی یا ذہنی تشدد کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ ان حالات میں خواتین نے خلع کو ایک قانونی راستے کے طور پر اختیار کیا، جس سے خلع کے مقدمات کی شرح میں اضافہ ہوا۔

اس کے برعکس تحصیل بحرین کے مقدمات کے تجزیہ سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ اس تحصیل میں خاندانی اور سماجی ڈھانچہ تیزی سے تبدیلی کے مراحل سے گزر رہا ہے۔ سیاحتی سرگرمیوں، بیرون ملک روزگار اور شہری اثرات نے خاندانی نظام کو متاثر کیا ہے۔ یہاں طلاق کے اسباب میں مزاجی عدم مطابقت، شوہر کی طویل غیر حاضری اندرون یا بیرون ملک ملازمت یا کاروبار، سوشل میڈیا کے باعث پیدا ہونے والی غلط فہمیاں اور جدید طرزِ زندگی کے اختلافات جیسے محرکات زیادہ نمایاں رہے۔ اگرچہ یہاں جسمانی تشدد کے واقعات نسبتاً کم تھے، مگر ذہنی دباؤ اور باہمی اعتماد کی کمی نے ازدواجی تعلقات کو کمزور کیا۔ اس تحصیل میں بھی خلع کے مقدمات کی شرح زیادہ رہی۔

دونوں تحصیلوں کے تقابلی جائزے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جہاں خوازہ خیلہ میں روایتی دباؤ اور معاشی مسائل بنیادی محرکات ہیں، وہاں بحرین میں جدید معاشرتی تبدیلیاں اور فکری اختلافات زیادہ مؤثر ہیں۔ تاہم ایک قدرِ مشترک یہ رہی کہ بچوں پر منفی اثرات دونوں علاقوں میں نمایاں طور پر سامنے آئے۔ کفالت، تعلیم اور نفسیاتی دباؤ جیسے مسائل تفریق بین الزوجین کے بعد شدت اختیار کرتے ہیں، جس سے خاندانی نظام کی کمزوری نہ صرف زوجین اور بچوں بلکہ متعلقہ پورے خاندان پر اثرانداز ہوتا ہے جس سے پورا معاشرہ متاثر ہوتا ہے۔

**خلاصہ اور سفارشات:**

ان نتائج کی روشنی میں ضروری ہے کہ خاندانی تنازعات کے حل کے لیے ابتدائی طور پر شرعی ہدایات کی روشنی میں اصلاح کا راستہ اپنایا جائے تاکہ اس رشتے کو جہاں تک ممکن ہو برقرار رکھا جا سکے۔ فوری اور ابتدائی قدم عدالتی چارہ جوئی کو نہ قرار دیا جائے بلکہ اصلاحی اور تربیتی اقدامات کو ترجیح دی جائے۔ اسی طرح نکاح سے قبل زوجین کے لئے تربیتی پروگراموں کا انعقاد نہایت اہم ہے تاکہ میاں بیوی کو ان کے شرعی حقوق و فرائض اور ازدواجی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا جا سکے۔ اس ضمن میں مساجد، مدارس اور سماجی ادارے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح Muslim Family Laws Ordinance کے تحت قائم مصالحتی کونسلوں کو فعال اور مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ اگر مصالحتی عمل کو رسمی کارروائی کے بجائے سنجیدہ ثالثی کی شکل دی جائے اور اس میں علماء، ماہرینِ نفسیات اور سماجی کارکنان کو شامل کیا جائے تو عدالت تک پہنچنے سے پہلے بہت سے تنازعات حل ہو سکتے ہیں۔

تحصیل خوازہ خیلہ میں معاشی استحکام کے لیے مقامی سطح پر روزگار کے مواقع اور ہنر مندی پروگرام متعارف کرانا ناگزیر ہے، جبکہ بحرین میں بیرون ملک روزگار اختیار کرنے والے افراد کے خاندانوں کے لیے سماجی معاونت اور رہنمائی کے مراکز قائم کیے جانے چاہئیں۔ گھریلو تشدد کے انسداد کے لیے قانونی آگاہی مہم اور اخلاقی تربیت بھی مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔ اسی طرح میڈیا کے حوالے سے بھی حکومت کو موثر نگرانی

کی ضرورت ہے تاکہ پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر ایسے مواد کی نگرانی کی جائے جس سے بے راہ روی کو روکا جاسکے نیز تفریق کو نارملائز کرنے والے مواد کو حکومتی نگرانی ہی جانچ سکتی ہے اور اس پر روک لگانے کے حوالے سے قوانین بنا سکتی ہے جس کے لئے پیمرا موثر کردار ادا کر سکتا ہے۔اسی طرح سوشل میڈیا پر مواد کی نگرانی کے لئے ایف ائی اے متعلقہ قوانین کے نفاذ کے لئے سنجیدگی سے کوشش کر سکتا ہے۔

بخلاصہ یہ کہ تفریق بین الزوجین کے مسئلے کو محض قانونی زاویے سے دیکھنا کافی نہیں، بلکہ اسے سماجی اصلاح، معاشی استحکام اور دینی تربیت کے جامع تناظر میں حل کرنے کی ضرورت ہے۔اگر مقامی سطح پر تربیتی، اصلاحی اور مصالحتی نظام کو مضبوط کیا جائے تو ضلع اپر سوات کی دونوں تحصیلوں میں خاندانی نظام کو مستحکم بنانے اور تفریق زوجین کی شرح میں کمی لانے کی عملی صورت پیدا کی جاسکتی ہے۔

اس تمام بحث کے حوالے سے یہ مد نظر رہے کہ اس تحقیق کا مقصد اور محدودیت ان عدالتی مقدمات میں فریقین کے طرف سے جمع کئے گئے دعوی، جواب دعوی کے بنیاد پر عدالتی فیصلے کے تجزئے کے حد تک ہے۔اس کے علاوہ دوسرے امور اس تحقیق میں زیر بحث نہیں لائے گئے مثلااس عدالتی خلع اور تفریق کی شریعت اسلامیہ میں کس حد گنجائش ہے یا خلع کے موجودہ حکومتی قوانین کی شرعی حیثیت کیا ہے؟اور علماءاور مستند شرعی راہنمااس طرح کے عدالتی خلع اور تفریق کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ یہ اور اس جیسے دیگر سوالات اس تحقیق میں مد نظر نہیں تھے اس لئے اس جیسے مسائل زیر بحث نہیں لائے گئے۔

## حواشی وحوالہ جات(References)

---

1 : سورۃالبقرہ:92

2::سورۃالروم:21

3:سورۃالبقرۃ:187

4 :خطیب، تبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکوۃالمصابیح، مکتبۃالبشرٰی،لاہور، کتاب ا لنکاح، جلد3صفحہ182

5 :سورۃالبقرۃ:228

6 :سورۃالنساء:19

7 : ضلع سوات جس کادارلخلافہ سیدوشریف ہے، بنیادی طور پر سات تحصیلوں اور ۶۵یونین کونسلز پر مشتمل ہے تحصیلوں کے نام یہ ہیں:(1) تحصیل بریکوٹ(2) تحصیل بابوزئ(3) تحصیل کبل(4) تحصیل چارباغ(5) تحصیل مٹہ(6) تحصیل خوازہ خیلہ(7) تحصیل بحرین۔ضلع اپر سوات آخری تین تحصیلوں پر مشتمل ہے۔

8 :ابوداود، سلیمان بن اشعث، السنن ابی داود، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور کتاب الطلاق حدیث نمبر2178جلد1صفحہ314

9 :ایضًاحدیث نمبر2226جلد1صفحہ321

10)www.census.pbos.gov.pk retrieved on 3rd of February 2026

11 حوالہ بالا

12:سورۃالروم:21

13 :سورۃالنور:32

14 : بخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم 256ھ، صحیح البخاری، قدیمی کتب خانہ کراچی، کتاب النکاح، باب یستطع الباءۃ فلیصم من لم، جلد2 صفحہ 785

15 :سورۃالنساء:35

16 :مارپیٹ لڑنے جھگڑنے کو شقاق کہتے ہے اسی بناپر عورت طلاق یاخلع کا مطالبہ کرسکتی ہے شامی جلد3 صفحہ 441

17:بعدالت جناب فیملی جج صاحب تحصیل خوازہ خیلہ FC/13 تاریخ فیصلہ 2024/11/21 فائل:1 نوعیت دعویٰ، تنسیخ نکاح۔

18:ایضاً FC/35 تاریخ فیصلہ 2024/6/12 فائل:1 نوعیت دعویٰ طلاق۔

19:ایضاً FC/23 تاریخ فیصلہ 2024/12/21 فائل:1 نوعیت دعویٰ، تنسیخ نکاح۔

20:بعدالت جناب فیملی جج صاحب تحصیل بحرین FC/18 تاریخ فیصلہ 2023/3/3 فائل:1 نوعیت دعویٰ، تنسیخ نکاح۔

21 :نابالغ لڑکا یا لڑکی کی نکاح اگر باپ، دادا کے علاوہ کوئی اور کروائے تو بلوغت کے بعد اس نکاح کے فسخ کرنے کی اختیار کو خیار بلوغ کہتے ہے۔

22:دوسری شادی کرنے میں بیوی سے اجازت لینا بیوی کا شرعی حق نہیں، صرف یہ ہے کہ پہلے بیوی سے تعلقات خراب ہونے کا سبب بن سکتی ہے۔

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، فتویٰ نمبر، فتویٰ نمبر 144411100592 www.banuri.edu.pk3/21/202610:34 PM.

23:بعدالت جناب فیملی جج صاحب تحصیل خوازہ خیلہ FC/105 تاریخ فیصلہ 2024/9/16 فائل:1 نوعیت دعویٰ، فیملی دعویٰ۔

24:شرعاً یہ نکاح ٹھیک ہے البتہ دھوکہ دہی کا گناہ ہوگا۔

25:بعدالت جناب فیملی جج صاحب تحصیل خوازہ خیلہ FC/15 تاریخ فیصلہ 2024/7/26 فائل:1 نوعیت دعویٰ، فیملی دعویٰ۔

26:بعدالت جناب فیملی جج صاحب تحصیل خوازہ خیلہ FC/73 تاریخ فیصلہ 2024/7/24 فائل:1 نوعیت دعویٰ، فیملی دعویٰ۔

27:بعدالت جناب فیملی جج صاحب تحصیل خوازہ خیلہ FC/17 تاریخ فیصلہ 2024/12/13 فائل:1 نوعیت دعویٰ، تنسیخ نکاح۔

28: www.banuri.edu.pk.10/11/2024.10:23am دارالافتاء بنوری ٹاؤن 144510102232 ملاحظہ ہو، فتویٰ نمبر

29:بعدالت جناب فیملی جج صاحب تحصیل خوازہ خیلہ FC/38 تاریخ فیصلہ 2024/8/16 فائل:1 نوعیت دعویٰ، فیملی دعویٰ۔

30:ایضاً FC/25 تاریخ فیصلہ 2024/2/8 فائل:1 نوعیت دعویٰ، تکذیب نکاح۔

31:ایضاً تحصیل بحرین FC/21 تاریخ 2022/3/2 فائل:1 نوعیت دعویٰ، تنسیخ نکاح۔

32:یہ مسئلہ نان نفقہ اور حق مہر دونوں کی ہے دونوں کی بدولت بیوی کو تنسیخ کا حق حاصل ہے (الحیلۃ الناجز ہ صفحہ 150) تفصیل کے لئے باب دوم فصل سوم صفحہ 92 ملاحظہ ہو۔

33:فیملی جج صاحب تحصیل خوازہ خیلہ FC/86 تاریخ فیصلہ 2024/11/15 فائل:1 نوعیت دعویٰ، تنسیخ نکاح۔

34:بعدالت جناب جج فیملی کور بحرین سوات، FC/24، تاریخ فیصلہ 2022/9/13، دعویٰ تنسیخ نکاح۔

35:اگر ایک شوہر اپنی زوجہ پر بدکاری کا الزام لگائے تو اسے چار گواہ حاضر کرنا لازمی ہیں، اگر گواہ پیش نہ کرسکتا ہو تو پھر لعان کرے گا۔لعان کا طریقہ یہ ہے کہ خاوند چار مرتبہ ایسا قسم کرے گا کہ میں اپنی اس بات میں صادق اور سچا ہوں، اور پانچویں مرتبہ کہے گا کہ اگر میں اس میں جھوٹا اور کاذب ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔اسی

طرح بیوی بھی چار مرتبہ قسم کھائے گا کہ میرا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے گی کہ اگر وہ سچا اور صادق ہے تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو، شوہر نے اگر قسم کھانے سے انکار کیا تو اس پر حد قذف اسی کوڑے لگائے جائے گی اور اگر بیوی نے انکار کیا تو اس پر حد زنا لگایا جائے گا۔احناف کے نزدیک لعان کے بعد زوجین کا ازدواجی تعلق حرام ہے اور شوہر طلاق دے گا یا قاضی دونوں کے درمیان نکاح فسخ کرے گا۔(شامی، جلد3، صفحہ 516)

36: شرعاً ایسا نکاح عاقلہ، بالغہ لڑکہ کی منعقد ہو جاتی ہے۔جب لڑکی راضی ہوا گرچہ ایسا اقدام انتہائی قبیح امر ہے۔اور اگر غیر کفو میں کیا ہو تو پھر بچہ پیدا ہونے سے پہلے لڑکی کی اولیاء کو عدالت سے فسخ نکاح کا حق حاسل ہے۔(شامی، ایچ، ایم سعید کمپنی کراچی، کتاب ا لنکاح، جلد3 صفحہ 55 اور فتاوٰعالمگیری، رشیدیہ کتب خانہ کوئٹہ، کتاب ا لنکاح جلد1 صفحہ 292)

37: بعدالت جناب فیملی جج صاحب تحصیل بحرین FC/25 تاریخ 2024/8/21 فائل: 1 نوعیت دعویٰ، تنسیخ نکاح۔

38: اگر زوجین کے درمیان تفریق آجائے اور ان کا نابالغ بچہ بھی ہو تو لڑکے کا حق سات سال تک اور لڑکی کا نو سال تک ہے کہ وہ ماں کے ساتھ رہے گا اور اس کے بعد بچہ والد کو حوالہ کیا جائے گا۔ (بدائع جلد8 صفحہ 244)

39: بعدالت جنا فیملی کورٹ جج صاحب تحصیل خوازہ خیلہ FC/48 تاریخ فیصلہ 24/7/31 فائل: 1 نوعیت دعویٰ، تنسیخ نکاح

40: حضانت یعنی پرورش کا حق، بچے کا سات سال تک اور بچی کا نو سال تک والدہ، نانی، دادی، اور خالہ کو یہ حق حاصل ہے۔(بدائع الصنائع، جلد8، صفحہ 244)

41: : نان نفقہ اور ظلم کی وجہ سے بیوی فسخ کی ڈگری عدالت سے حاصل کر سکتی ہے۔(حیلہ ناجزہ، دارالاشاعت کراچی، صفحہ 73)

42: بعدالت جنا فیملی کورٹ جج صاحب تحصیل خوازہ خیلہ FC/2/10 تاریخ فیصلہ 2024/3/4 فائل: 1 نوعیت دعویٰ، تنسیخ نکاح۔

## References


1. Surah Al-Baqarah:92
2. Surah Al-Rum:21
3. Surah Al-Baqarah:187
4. Khatib, Tabrizi, Muhammad bin Abdullah, Mishkat Al-Masabih, Maktaba Al-Bishri, Lahore, Kitab Al-Nikah, Vol. 3, Page 182
5. Surah Al-Baqarah:228
6. Surah An-Nisa:19
7. Swat District, whose capital is Saidu Sharif, basically consists of seven tehsils and 65 union councils. The names of the tehsils are: (1) Barikot Tehsil (2) Babuzai Tehsil (3) Kabal Tehsil (4) Charbagh Tehsil (5) Matta Tehsil (6) Khwaza Khaila Tehsil (7) Bahrain Tehsil. Upper Swat District consists of the last three tehsils.
8. Abu Dawood, Sulaiman bin Ash'ath, Basnan Abi Dawood, Maktaba Rahmaniyyah Urdu Bazaar, Lahore Book of Divorce Hadith No. 2178 Volume 1 Page 314
9. Ibid, Hadith No. 2226 Volume 1 Page 321
10. (www.census.pbos.gov.pk retrieved on 3rd of February 2026
11. Ibid.
12. Surah Rum: 21
13. Surah An-Nur: 32
14. Bukhari, Muhammad bin Ismail bin Ibrahim 256 AH, Sahih Al-Bukhari, Old Library Karachi, Book of Nikah, Chapter If You Can Marry, So Let Him Marry Whom You Marry, Volume 2 Page 785
15. Surah Al-Nisa: 35
16. Beating, fighting and arguing are called Shiqah. On this basis, a woman can demand divorce or Khula. Syrian Volume 3 Page 441

17. Budalat Mr. Family Judge, Tehsil Khwaza Khaila FC/13 Date Decision 21/11/2024 File: 1 Nature of claim, annulment of marriage.
18. Ibid, 35/ FC Date of decision 12/6/2024 File: 1 Nature of claim, divorce.
19. Ibid, 23/FC Date of decision 21/12/2024 File: 1 Nature of claim, annulment of marriage.
20. After Mr. Family Judge, Tehsil Bahrain 18/FC Date of decision 3/3/2023 File: 1 Nature of claim, annulment of marriage.
21. If a minor boy or girl gets married by someone other than his father, then the option to annul this marriage after puberty is called the option of puberty.
22. It is not the Sharia right of a wife to get permission from her wife to get married again, it is only that it can cause a deterioration in relations with the first wife. Darul Ifta Jamia Uloom Islamia Banuri Town, Fatwa No., Fatwa No. 144411100592 www.banuri.edu.pk 3/21/2026 10:16 PM.
23. Later Mr. Family Judge Tehsil Khwaza Khela 105/FC Date of Decision 16/9/2024 File: 1 Nature of Claim, Family Claim.
24. According to Sharia, this marriage is okay, but it will be a sin of cheating.
25. Later Mr. Family Judge Tehsil Khwaza Khela 15/FC Date of Decision 26/7/2024 File: 1 Nature of Claim, Family Claim.
26. Later Mr. Family Judge Tehsil Khwaza Khela 73/FC Date of Decision 24/7/2024 File: 1 Nature of Claim, Family Claim.
27. Later Mr. Family Judge Tehsil Khwaza Khela 17/FC Date of Decision 13/12/2024 File: 1 Nature of Claim, Annulment of Marriage.
28. www.banuri.edu.pk.10/11/2024.10:23am See Fatwa No. 144510102232 Darul Ifta Banuri Town
29. After the death of Mr. Family Judge, Tehsil Khwaza Khela 38/FC Date of Decision 16/8/2024 File: 1 Nature of Claim, Family Claim.
30. Ibid, 25/FC Date of Decision 8/2/2024 File: 1 Nature of Claim, Refutation of Marriage.
31. Ibid, Tehsil Bahrain 21/FC Date 2/3/2022 File: 1 Nature of Claim, Annulment of Marriage.
32. This issue is of both non-naqfa and right of dowry, due to both of which the wife has the right to annulment (Al-Hailatul-Najiza Page 150) For details, see Chapter Two, Chapter Three, Page 92.
33. Family Judge, Tehsil Khwaza Khela 86/FC Date Decision 15/11/2024 File: 1 Type of claim, annulment of marriage.
34. After the verdict of Mr. Judge Family Korrehbarin Swat, 24 / FC, Date of decision 13/9/2022, Claim for annulment of marriage.
35. If a husband accuses his wife of adultery, he must produce four witnesses. If he cannot produce witnesses, then he will swear. The method of swearing is that the husband will swear four times that he is truthful and truthful in what he says, and the fifth time he will say that if I am a liar and a liar, then may Allah curse me. Similarly, the wife will swear four times that my husband is a liar and the fifth time she will say that if he is truthful and truthful, then may Allah Almighty be angry with me. If the husband refuses to swear, he will be punished with the punishment of Qadhf with eight lashes, and if the wife refuses, she will be punished with the punishment of adultery. According to the Hanafis, after swearing, the spouses Marital relations are forbidden and the husband will divorce or the judge will annul the marriage between the two. (Shami, Volume 3, Page 516)
36. According to Sharia, such a marriage is concluded with a sane, adult girl. Even if the girl agrees, such an act is extremely abhorrent. And if it is done in a non-Kufo, then before the birth of the child, the girl's parents have the right to annul the marriage from the court. (Shami, H.M. Saeed Company Karachi, Kitab-ul-Nikah, Volume 3, Page 55 and Fatwa Alamgiri, Rashidiya Library Quetta, Kitab-ul-Nikah Volume 1, Page 292)
37. After the verdict of Mr. Family Judge, Tehsil Bahrain 25/FC Date 21/8/2024 File: 1 Nature of claim, annulment of the marriage.

38. If there is a difference between the spouses and they also have a minor child, then the boy has the right for seven years and the girl has the right for nine years to live with the mother and after that the child will be handed over to the father. (Bada'i Volume 8 Page 244)
39. Bada'i Family Court Judge Sahib Tehsil Khwaza Khela 48/FC Date of Decision 31/7/24 File: 1 Nature of Claim, Annulment of Marriage
40. Custody, that is, the right to raise a child up to seven years and a girl up to nine years, is enjoyed by the mother, grandmother, and maternal aunt. (Bada'i Industries, Volume 8, Page 244)
41. Due to non-maintenance and cruelty, the wife can obtain a degree of annulment from the court. (Heela Najiza, Darul Ishaat Karachi, Page 73)
42. Bada'i Family Court Judge Sahib Tehsil Khwaza Khela 10/2/FC Date of Decision 4/3/2024 File: 1 Nature of Claim, Annulment of Marriage.